

See discussions, stats, and author profiles for this publication at: <https://www.researchgate.net/publication/331284028>

# ایک تعارف A Study of Symbolism in Urdu Poetry

Article · January 2008

CITATIONS

0

READS

284

1 author:



[Syed Amir Sohail](#)

University of Sargodha

20 PUBLICATIONS 0 CITATIONS

SEE PROFILE

# خیابان

ششای تحقیقی مجله



مدیر: ذاکر بادشاه منیر بخاری

جامعه پشاور  
خزاں ۲۰۰۸ء

## (جملہ حقوق بحق خیابان محفوظ ہیں)

سرپرست اعلیٰ	ڈاکٹر عظمت حیات خان	رئیس الجامعہ، جامعہ پشاور
سرپرست	ڈاکٹر قبلہ آواز	ڈین مطالعات اسلامیہ و علوم شرقیہ، جامعہ پشاور
مدیر اعلیٰ	ڈاکٹر فقیرا خان فقری	ڈائریکٹر، انسٹی آف اردو اینڈ پرنٹنگ لٹریچر، جامعہ پشاور
مدیر	ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری	اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹی آف اردو اینڈ پرنٹنگ لٹریچر، جامعہ پشاور
نام:	خیابان	
ISSN	1993-9302 (پرنٹ)	2072-3666 (آن لائن)
ICI/ISI	The Linguestlist, Ulrich's Periodicals Directory	
دورانیہ	ششماہی	
سال اشاعت	۲۰۰۸ء خزاں	
تعداد	۵۰۰	
سرورق	شہزاد احمد	
ناشر	جامعہ پشاور	
پرنٹر	دی پرنٹ مین پبلشرز، پشاور	
ویب سائٹ	www.thekhayaban.com	
ای میل	editor@thekhayaban.com	
قیمت	۲۰۰ روپے اندرونی ملک / ۲۰ ڈالر بیج ڈاک خرچ بیرون ملک	
تعاون	ہائیر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان	
اس شمارے میں شامل سارے تحقیقی مضامین مجلس مشاورت / ایڈیٹوریل بورڈ کے اراکین سے منظور کروائے گئے ہیں۔		
(ادارہ کا کسی بھی مضمون کے نفس مضمون اور مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)		
مضامین، خطوط، کتابیں برائے تبصرہ اس پتے پر ارسال کریں۔		
ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری، مدیر خیابان، جامعہ پشاور، خیبر پختونخواہ، پاکستان		
رابطہ:		
فون و فیکس: 92-91-5853564 92-3005675119 موبائل:		

فہرست مقالات

صفحہ نمبر	نام مضمون	نمبر
۱	غلام عباس گوندل	۱
۳۱	ڈاکٹر محمد شرف کمال	۲
۳۵	ڈاکٹر محمد کیومرثی جرنودہ	۳
۶۸	الیاس میراں پوری	۴
۸۱	گوہر رحمان نوید	۵
۹۲	نسیم عباس احمد	۶
۱۰۰	ڈاکٹر محمد یار گوندل	۷
۱۲۱	فیاض احمد فیضی	۸
۱۳۳	ڈاکٹر منزل حسین	۹
۱۵۰	ڈاکٹر غلام ناصر مروت	۱۰
۱۵۵	ڈاکٹر قرۃ العین طاہرہ	۱۱
۱۶۹	ڈاکٹر محمد وارث خان	۱۲
۱۷۸	ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار	۱۳
۱۹۰	ڈاکٹر عابد سیال	۱۴
۲۱۱	زمیدہ ذوالفقار	۱۵
۲۲۳	عظمت رباب	۱۶
۲۳۳	ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری	۱۷
۲۳۳	ڈاکٹر سید محمد ذوالکفل بخاری	۱۸
۲۶۰	ڈاکٹر سید عامر سمیل	۱۹
۲۶۷	ڈاکٹر شگفتہ حسین	۲۰
۲۷۷	ڈاکٹر محمد سلیم ملک	۲۱
۲۹۳	پروفیسر مجاہدہ	۲۲
۳۰۹	ڈاکٹر خواجہ محمد سعید	۲۳
۳۲۸	قرۃ العین طاہرہ	۲۴
۳۵۷	ڈاکٹر سید شیر	۲۵

رسالہ نگل کرست - چند حقائق

"انکار" - ایک ترقی پسند رسالہ

بعض اہم رجحانات و اسالیب کے حامل فارسی افسانہ نگار

اردو نظم ..... روایت سے بغاوت تک

صوبہ سرحد میں اردو خود نوشت

نثری نظم کا مغربی تناظر

یادگار غالب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

دفتری زبان --- بنیادی مباحث

علم بدیع کی چند نادر صنعتیں --- ایک تحقیقی مطالعہ

فارسی ادب پر تصوف کے اثرات

بچوں کا ادب: تاریخ اور عصری تقاضے

فرانسیسی افسانہ نگار - موبیساں

سخن تراش مرزا رفیع سودا کی غزل - ایک تجزیہ

اقبال کی غزل: خصوصیات و امتیازات

مجموعہ "بریدہ بدن" کا فنی و فکری جائزہ

تدوین متن: علم اور فن

تاریخ ادب اردو (جیل جالبی) میں پیش کردہ سائنسی نظریات کا تحقیقی جائزہ

اردو اور دنیا کی بڑی زبانوں کی شاریات کے براہ راست حوالے

چکر تراشی - ایک تعارف

رفیق غزنوی --- مثنوی کا ایک کردار

سید امتیاز علی تاج کی شذرہ نویسی

"کلاسک اور کلاسیکیت کی بنیاد"

سر سید احمد خان اور علامہ اقبال کے فنی و خدو خال

صہبا اختر، شاعر پاکستان

ڈاکٹر آفتاب احمد کے غیر مطبوعہ مضامین کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ

## پیکر تراشی۔ ایک تعارف

ڈاکٹر سید عامر سہیل

### Abstract

This article gives introductory knowledge about imagery and its various forms. The poetic image is a more or less sensuous picture in words and is highly effective in communication of experiences. In order to explain imagery, the writer gives various definitions of the term.

شعر و ادب میں کسی تخلیقی تجربے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب مرد و جد ادبی رویے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے اور ان کا ساتھ دینے کی بجائے شدید یکسانیت اور کھوکھلے پن کا شکار ہو جائیں۔ موضوعات کی ترسیل اور ابلاغ کا دائرہ جب تنگ ہونے لگے اور نئے امکانات رفتہ رفتہ معدوم ہونے لگیں تو اس صورت حال میں تازہ موضوعات اور اظہار کے نئے تخلیقی پیرائے تراشنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بلاشبہ ہر تخلیقی پیرایہ گزشتہ تجربات کو اپنے جلو میں لے کر چلتا ہے تاہم ہر عہد کا ادبی شعور خود بھی نئے فنی و فکری پیرائیوں کو متعین کرتا ہے۔ یوں نئے امکانات کا ظہور ایک میکا کی عمل بننے کی بجائے دو طرفہ تخلیقی اظہار یہ بن کر ابھرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ نیا امکان گزشتہ کی کٹی لٹی یا رد نہیں ہوتا بلکہ وہ گزشتہ تجربات کی توسیع کا کام سرانجام دیتا ہے۔ بیسویں صدی میں اردو شاعری کا تاریخی اور تہذیبی ذہن خود کو انگریزی اثرات سے جوڑتا ہے، قبولیت کا یہ عمل فنی اور فکری حوالوں سے تکمیل پذیر ہوتا ہے۔ اسی کے زیر اثر اردو میں نئے موضوعات، ہیئتوں اور تکنیکی پیرائیوں کو فروغ حاصل ہوا اور اردو ادب، تاریخ، نفسیات، فلسفہ، مصوری، معاشیات، بشریات اور عمرانیات ایسے مضامین سے تخلیقی سطح پر آشنا ہوا۔ انہی تکنیکی پیرائیوں میں ایک پیرایہ پیکر تراشی یا تمثال آفرینی کا بھی ہے۔

پیکر یا ایچ کی اصطلاح بنیادی طور پر علم نفسیات سے متعلق ہے اور اسی ذریعہ سے یہ ادب میں متعارف ہوئی ہے۔ شعر و ادب میں اسے لفظی پیکر تراشی کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ایک سطح پر وہ ذہنی کیفیت ہے جو کسی جذباتی پہچان کی شکل

"Imagism was poetic movement in England and the United States between the year 1909 and 1917, organized as a revolt against what Ezra Pound called the "rather blurry messy ..... Sentimentalistic Mannerised" poetry of this nineteenth century. Ezra Pound the first leader of this movement was succeeded by Amy Powell ..... "Some Imagist Poets" (1915) edited by Amy Powell declared for a poetry which is free to choose any subject and to create its own rhythms, is expressed in common speech and presents an image that is hard, clear and concentrated. (۳)

The Poetic Image میں امیجری کی تعریف ان الفاظ میں درج ہے:

"The Poetic image is a more or less sensuous picture in words, to some degree metaphorical, with an undernote of some human emotion in its context but also charged with and releasing into the reader a special poetic emotion or passion which \_\_\_\_ no, it won't do, the thing has got out of hand." (۵)

امیجری میں شاعر کا کمال یہ ہے کہ وہ مجردات اور کیفیات کو بھی ایک ایسا پیکر مہیا کر دیتا ہے کہ ہمارے خیال کی سکرین پر یہ جیتی جاگتی ہستیاں بن جاتی ہیں۔ امیج کا بنیادی مقصد ترسیل ہے جب کہ علامت اس خوبی سے عاری ہوتی ہے۔ اسی طرح امیج میں معنوی گہرائی پر زور دیا جاتا ہے۔ The Poetic Achievement of Ezra Pound میں تحریر ہے کہ

"Poetry, like the novel, should offer a more adult response to sides of life beyond the compass of the purely lyric mode, something more robust, intelligent, complex and critical of society and self." (۶)

امیج یا تمثال لفظوں کے نقش و نگار سے بنی ایک تصویر ہوتی ہے جو ہمارے ذہن کو کسی خارجی حقیقت کی عکاسی پر متوجہ کسی چیز کی طرف منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہر تمثال میں چاہے وہ کتنی ہی جذباتی یا عقلی ہو، حسیت کا کچھ نہ کچھ شائبہ ضرور ہوتا ہے، گویا اس پر جذبات کا رنگ ضرور ہوتا ہے۔ سی۔ ڈے۔ لیوس کے الفاظ میں:

میں نمودار ہوتی ہے، شاعری میں اس کا اظہار لفظوں کے ذریعہ تصویر کشی کی شکل میں ہوتا ہے۔ گویا پیکر تراشی ایک ایسا فنی حربہ ہے جو حواس کے تحریک سے اظہار پاتا ہے اور ایک سطح پر حیاتی ادراک کی بازیافت کا حوالہ بن جاتا ہے۔ اردو میں اس کو محاکات نگاری کا نام بھی دیا گیا ہے۔ شبلی نعمانی نے محاکات نگاری پر خاصی بحث کی ہے۔ ان کے خیال میں:

"محاکات کے معنی کسی چیز یا کسی حالت کا اس طرح ادا کرنا ہے کہ اس شے کی تصویر آنکھوں میں پھر جائے۔" (۱)

اگرچہ آگے چل کر شبلی نعمانی مدلل انداز میں مصوری اور شاعرانہ مصوری کے باہمی امتیازات کی نشان دہی کرتے ہیں (۲) مگر محاکات نگاری کو پیکر تراشی کے مماثل قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ پیکر تراشی، تخلیقی سطح پر اتنا سادہ فنی اظہار یہ نہیں ہے جتنا محاکات نگاری کے ضمن میں کہا گیا ہے بلکہ پیکر تراشی ایک ایسا فنی انداز ہے جو پڑھنے والے کے ذہن میں لفظوں سے ایسی تصویریں بناتا ہے جو نہ صرف ہمارے حسی ادراکات کو بیدار کرتی ہیں بلکہ اسے زندگی کے کسی گہرے تجربے اور انکشاف سے روشناس بھی کرتی ہیں۔ یوں محاکات اور پیکر تراشی کو ایک دوسرے سے الگ کرنا بھی ضروری ہے کہ اپنے عہد، سماج اور تخلیقی عمل کی جو پیچیدگی پیکر تراشی میں بیان کی جاسکتی ہے وہ محاکات کے سادہ بیانیہ میں آنا ممکن نہیں ہے۔ یہاں شخص الرحمن فاروقی کے الفاظ میں "فن کار کو کسی خواب یا مراقبہ کی منزل سے گزرنے اور جذبے وغیرہ کو بھولی کی شکل میں پیش کرنے یا کسی لمحے خاص کے تمام زمانی اور مکانی رشتوں سمیت جسمی شکل میں پیش کرنے وغیرہ کے پر اسرار عمل کے بجائے اپنے حواس خستہ کو پوری طرح بیدار رکھنا اور اس طرح آپ کے حواس خستہ کو بیدار کرنے کا عمل کرنا پڑتا ہے۔" (۳)

پیکر تراشی کی تعریف، اقسام، خصوصیات اور طریقہ کار کے حوالے سے بہت کچھ لکھا گیا ہے، بہت سے ناقدین اور محققین نے اردو ادراکگریزی حوالوں سے پیکر تراشی کے فن کی وضاحت کی ہے۔ پیکر تراشی یا امیجسزم (Imagism) کی تحریک بھی یورپ کے سیاسی اور سماجی نظام کی ناگزیریت کو واضح کرتی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریزی شعرا کا ایک گروہ منظر عام پر آیا جن میں ایزرا پاؤنڈ کے علاوہ ایملی پاؤل، ٹی۔ ای۔ ہیوم، رچرڈ ایلڈنگٹن اور ہلڈا ڈولٹل شامل تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ شعر کے لیے ایک مشکل لیکن واضح تمثال ضروری ہے۔ انھوں نے اس امر پر زور دیا کہ شعر کو فلسفیانہ یا بیانیہ شاعری کی بجائے روزمرہ کی زبان استعمال کرنی چاہیے اور انھیں اپنے موضوع کو اختیار کرنے کی بھی مکمل آزادی ہونی چاہیے۔ ایک اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ علامت نگاری کی تحریک کا رد عمل بھی تھا۔ گلویری آف لٹرییری ٹرمز میں اس تحریک کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"A poetic image is a word - picture charged with emotion or passion". (۷)

جبکہ دشنری آف لٹریچر ٹرمز اینڈ لٹریچر میں اس اصطلاح کو یوں واضح کیا گیا ہے:

"The terms image and imagery have many connotations and meanings.

Imagery as a general term covers the use of language to represent objects, actions, feelings, thoughts, ideas, states of mind and any sensory or extra-sensory experience. An image does not necessarily

(۸) mean a mental picture."

انسائیکلو پیڈیا پوسٹری اینڈ پیکٹکس میں ایسجری کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً بصری، سمعی، شامہ جاتی،

ذائقہ جاتی، لامسانی عضواتی اور عضلاتی۔ (۹)

شمس الرحمن فاروقی نے لفظوں میں پیکر تراشی کے حوالے سے لکھا ہے کہ

"ہر وہ لفظ جو اس شمسہ میں کسی ایک (یا ایک سے زیادہ) کو متوجہ اور متحرک کرے پیکر ہے یعنی

حواس کے اس تجربے کی وساطت سے ہمارے تخیل کو متاثر کرنے والے الفاظ پیکر کہلاتے

ہیں۔" (۱۰)

پیکر ایک ایسی لفظی یا ذہنی تصویر ہے جو شاعر کے خوبصورت اور نازک شعری تجربوں کے اظہار کا وسیلہ بنتی

ہے۔ تاہم یہ بات کہنا ضروری ہے کہ پیکر تراشی شعری تجربے کا لازمہ ہے۔ ایک شاعر جس قدر باریک میں مشاہدے کا

حامل ہوگا اس کے یہاں اس قدر بلیغ پیکر ابھرے گے۔ یہ تکنیک محض منظر نگاری کا فریضہ سرانجام نہیں دیتی بلکہ زندگی کی

اُس پیچیدگی کو اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے جو پیچیدگی وقت کے ساتھ ساتھ اقدار، معاشرتی رویوں، سماجی افعال اور صورت

حال میں رونما ہوتی چلی جاتی ہے۔ یوں پیکر تراشی خارجی حوالے سے تو متحرک تصویر کشی ہے مگر داخلی حوالے سے (جو کہ

زیادہ مضبوط حوالہ ہے) یہ اشیا کی ماہیت، رویوں کی تبدیلی، بدلتے ہوئے تاریخی و تہذیبی تناظر اور ادبی ارتقا کو سمجھنے کا

موثر ذریعہ ہے۔ فی تکنیک اپنے کامل بیان میں تشبیہ اور استعارے سے بلند تر ہو کر علامت کے درجہ پر اپنا اظہار پاتی

ہے اور ایسے پیکروں کو سامنے لاتی ہے جن کے پس منظر میں اپنے عہد کا شعور دکھائی دیتا ہے یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک

مکمل شعری پیکر اپنے عہد کی اجتماعی زندگی کا مظہر ہوتا ہے ایک ایسی اجتماعی زندگی جو فرد، سماج، کائنات کے باہمی

رشتوں میں گندھی ہوئی ہے اور روز بروز اپنی ہیئت میں پیچیدہ تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی

مد نظر رکھنی ضروری ہے کہ پیکر تراشی میں ایک تخلیق کار کی شخصیت، اس کے عہد، سماج اور گرد و پیش کے حالات و واقعات

بھر پور طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ چونکہ تخلیق میں زندگی کے داخلی و خارجی مظاہر، شعوری و لاشعوری محرکات، حسی ادراکات اور تجربے و مشاہدے کا بھر پور اظہار ہوتا ہے اس لیے ایک سطح پر تخلیق پیکروں ہی کی جمالیاتی ترتیب کا دوسرا نام بن جاتی ہے۔

شاعری اور بالخصوص اردو شاعری کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر عہد میں شعرا نے اس فنی حوالے کو شعوری و لاشعوری طور پر اپنی تخلیق میں پیش کیا ہے۔ کلاسیکی شاعری میں پیکر تراشی محض شعری حسن تک ہی محدود رہی ہے اس کو بطور ایک باقاعدہ تکنیک یا اصطلاح کے استعمال نہیں کیا گیا، یہی وجہ ہے کہ کلاسیکی شاعری میں اکہرے یا یک رُنے پیکر زیادہ نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں یا پھر زیادہ سے زیادہ چلتی پھرتی تصویریں ہی تخلیق کی گئیں مگر جدید شاعری میں یہ فنی اظہار ایک باقاعدہ تکنیک یا اصطلاح اور تکنیک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پیکر تراشی کے ضمن میں جو تکنیکی نوعیت کے مباحث سامنے آئے ہیں انہوں نے اسے باقاعدہ ایک مکمل فن کا درجہ دے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعرا نے اس فنی حربے کے ذریعہ زندگی کے مظاہر کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور زندگی کے ان تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے جو ساخت کے اعتبار سے خاصے پیچیدہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید شعرا نے حسی ادراکات اور اس سے بڑھ کر مادیات و واقعات صورت حال کو بھی لفظوں میں عکس بند کیا ہے نیز پیکر تراشی کے فنی لوازمات اور دیگر فنی حربوں سے اشتراکات و امتیازات کو بھی ان مباحث میں خصوصی اہمیت دی گئی ہے یعنی تشبیہ، استعارہ، کنایہ، علامت، شعور و واقعات اور مادیات و واقعات صورت حال وغیرہ کو پیکر تراشی کے حوالے سے دیکھا گیا ہے۔ (۱۱)

پیکر تراشی کے لیے جو انداز اور اسالیب سامنے آتے ہیں ان میں حسی پیکروں کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہ حسی ادراک معروضی کیفیت کو ایک خاص ترتیب سے لفظی ہیئت میں عکس بند کرتا ہے۔ ان حسی پیکروں میں بصری پیکر خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ بصری پیکر روشنی، حرکت، رنگ، سائے اور ان کیفیات کی متغیر خصوصیات کے ساتھ تفصیل پاتے ہیں جبکہ مادیات و واقعات پیکروں میں ایک فن کار کے داخلی اور خارجی تجربات کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تجربات انفرادی تخلیقی تجربے ہونے کے ساتھ ساتھ پورے سماج اور عہد کی بے چہرگی یا پھر مثالی صورت حال کو پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح سمعی پیکر میں آوازوں کے زبردہ و دم کو حقیقی یا مادیاتی تصویروں میں ڈھالا جاتا ہے۔ یہ سمعی پیکر بھی بصری پیکروں کی طرح شعری تجربے کو آفاقی سطح پر پیش کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ حسی ادراکات کا ہر حوالہ فرد اور اس کے عہد کی صورت حال سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہوتا ہے۔

## حواشی و حوالہ جات

- ۱۔ شبلی نعمانی، ”شعر العجم“ (جلد چہارم) (لاہور، الفیصل پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء) ص ۸۔
- ۲۔ ایضاً ص ۸۹۔
- ۳۔ شمس الرحمن فاروقی، شعر، غیر شعر اور نثر، ص ۱۰۹۔

- ۴۔ Glossary of Literary Terms, by M.H.Abrms, Cornell University Press, 1966.
- ۵۔ The Poetic Image, by C. Day Lewis, London, 1968, p.22
- ۶۔ The Poetic Achievement of Ezra Pound, by Michael Alexander, London, 1979, p.24
- ۷۔ The Poetic Image, p.19
- ۸۔ Dictionary Of Literary Terms And Literary Theory, by J.A.Cuddon, Penguin, London, 1977, p. 442-443
- Encyclopaedia of Poetry and poetics: Ed. by Alex preminger, Princeton, New Jersey, 1974

p.364

- ۱۰۔ شمس الرحمن فاروقی، ”شعر، غیر شعر اور نثر“ (الآباد، شب خون کتاب گھر، بار دوم ۱۹۹۸ء) ص ۱۰۸۔
- ۱۱۔ اردو میں پیکر تراشی کے تفصیلی مطالعہ کے لیے دیکھیں:

i۔ ڈاکٹر رفعت اختر، ”علامت سے امیج تک“، صفحہ نمبر ۱۳۹ تا ۱۳۷۔

(اس کتاب میں ڈاکٹر رفعت اختر نے پیکر تراشی کے معنوی و اصطلاحی مفہوم (ص ۷۳) پیکر نگاری کی تعریف (ص ۸۲) اور پیکر کی اقسام (ص ۹۴) کے حوالے سے تفصیلی بحث کی ہے۔)

ii۔ ڈاکٹر سہر رسول، ”اردو غزل میں پیکر تراشی“ (نئی دہلی، مکتبہ جامعہ، اول ۱۹۹۹ء) صفحہ نمبر ۷۵ تا ۷۱۔

(ڈاکٹر سہر رسول نے کتاب کے باب ”ادبی پیکر کا مفہوم“ میں جن مباحث پر تفصیلی رائے دی ہے ان میں پیکر کا مفہوم (ص ۱۷) پیکریت (ص ۳۱) پیکر کی قسمیں (ص ۴۲) پیکر کے عناصر (ص ۴۸) پیکر کی خصوصیات (ص ۵۳) پیکر تراشی کا عمل (ص ۶۲) اور پیکر تراشی کا عمل، نفسیاتی زاویہ (ص ۶۶) شامل ہیں۔)

iii۔ ڈاکٹر توقیر احمد خاں، ”اقبال کی شاعری میں پیکر تراشی“ (نئی دہلی، مکتبہ جامعہ، اول ۱۹۸۹ء) صفحہ

نمبر ۹۸ تا ۹۷۔

(ڈاکٹر توقیر احمد خاں نے مندرجہ بالا کتاب میں اقبال کی پیکر تراشی کو موضوع بنایا ہے تاہم پہلے باب میں پیکر تراشی کے فنی مباحث پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ باب اول میں چند اہم مباحث پر قلم اٹھایا گیا ہے ان میں پیکر تراشی، مفہوم اور ماہیت (ص ۱۷) پیکر اور محاز (ص ۳۴) پیکر اور تشبیہ (ص ۳۵) پیکر اور استعارہ (ص ۳۶) پیکر اور تمثیل (ص ۳۷) پیکر اور محاکات (ص ۳۹) پیکر تراشی کی قسمیں (ص ۵۹) پیکر تراشی کی ماہیت (ص ۷۲) خاص ماہیت کے حامل ہیں۔)

iv۔ انیس ناگی، ”تنقید شعر“ (لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۷ء) صفحہ نمبر ۸۹ تا ۱۰۳۔